SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, the 5th October, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Acting Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوْقًا ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا خَسَارًا ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ۝ قُلْ
كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ
هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۱ تا ۸۴)

ترجمہ :- شروع اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے
اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا اور
ہم قرآن میں اتارتے ہیں جو چیز ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے
اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے
ہیں منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب اسے
برائی پہنچے تو ناامید ہو جاتا ہے۔ تم فرماؤ سب اپنے طریقہ پر کام کرتے ہیں۔
تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Sunday, the 5th October, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Acting Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقل جاء الحق وزهق الباطل ط ان الباطل
كان زهوقا ۝ وننزل من القرآن ما هو
شفاء ورحمة للمؤمنين لا ولا يزيد الظلمين
الا خسارا ۝ واذا انعمنا على الانسان اعرض
ونا بجانبه ج واذا مسه الشر كان يئوسا ۝ قل
كل يعمل على شاكلته ط فربكم اعلم بمن
هو اهدى سبيلا ۝ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۱ تا ۸۴)

ترجمہ :- شروع اللہ تعالیٰ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے
اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا اور
ہم قرآن میں اتارتے ہیں جو چیز ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے
اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر احسان کرتے
ہیں منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب اسے
برائی پہنچے تو ناامید ہو جاتا ہے۔ تم فرماؤ سب اپنے طریقہ پر کام کرتے ہیں۔
تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ راہ پر ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائمقام چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - رخصت کی درخواستیں۔ قاضی حسین احمد کام کی بنا پر ایوان میں ۲ ر اکتوبر ۱۹۸۶ ر کو شرکت نہیں کر سکے۔ لہٰذا انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائمقام چیئرمین: رکن خواجہ کمال الدین انور ناسازئ طبع کی بنا پر ایوان میں یکم اور ۲ ر اکتوبر ۱۹۸۶ ر کو شرکت نہیں کر سکے۔ اس لیئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائمقام چیئرمین : جناب محمد طارق چوہدری صاحب چند مصروفیات کی بنا پر ایوان میں ۲ ر اکتوبر ۱۹۸۶ ر کو شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائمقام چیئرمین : الحاج سید پیر محمد شاہ جیلانی صاحب نے اپنے ایک قریبی عزیز کی علالت کی بنا پر ایوان سے یکم اکتوبر ۱۹۸۶ ر تا اختتام حالیہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان رخصت کی اجازت دیتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب قائمقام چیئرمین : جی جناب مولانا صاحب!

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین : میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آج سینیٹ کا اجلاس ڈیڑھ گھنٹے کی تاخیر سے شروع ہوا ہے اور یہ بہت افسوس ناک بات ہے۔ میں نے سنا ہے کہ آج مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کی کوئی میٹنگ تھی۔ اس وجہ سے ہمارے بہت سے احباب وقت پر

اجلاس میں نہیں آ سکے۔ جس کی وجہ سے اس اجلاس کو مؤخر کرنا پڑا۔ یہ ایوان کسی مخصوص پارلیمانی پارٹی کے تابع نہیں ہے۔ بلکہ پارلیمانی پارٹی اس کے تابع ہے۔ ان حضرات کو ایسا وقت رکھنا چاہیئے تھا کہ جو ایوان کے وقت سے متصادم نہ ہوتا یا پھر وہ شریعت بل ہے آج۔ پچھلی دفعہ بھی میں نے کہا تھا کہ حکومت کو جو سٹینڈ لینا ہے اس پر واضح طور پر لے لے۔ تاکہ ایوان خواہ مخواہ کی اس فضیحت سے بچے۔ اب پھر آٹھ بجے پرائم منسٹر کا ڈنر ہے۔ اور آپ اجلاس برخاست کر دیں گے اور ڈیڑھ گھنٹہ بمشکل اس ایوان کی کارروائی ہوگی۔ ازراہ کرم آپ خود بھی اس کا نوٹس لیں اور میں ایوان سے بھی اپیل کروں گا کہ اس صورتحال کا آئندہ صحیح طور پر تدارک کیا جائے۔

جناب قائمقام چیئرمین : جناب اقبال احمد خان صاحب!

جناب اقبال احمد خان : میں معزز سینیٹر کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ جس بات کا انہوں نے گلہ کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ اجلاس میں اگر دیر ہو تو اس کی وجہ پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ نہیں ہونی چاہیئے۔

PRIVILEGE MOTIONS

(i) *RE:* REFUSAL OF THE FINANCE MINISTER TO DISCLOSE THE NAMES OF THE DIRECTORS OF THE COMPANIES WHOSE LOANS WERE WRITTEN OFF

جناب قائمقام چیئرمین : تحریک استحقاق نمبر ۲۳، قاضی حسین احمد صاحب!

قاضی حسین احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب وزیر خزانہ نے مورخہ ۲۴ ستمبر کو سینیٹ کے فلور پر ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ۲۲۵ کمپنیوں کے ذمے واجب الادا تقریباً اکتیس کروڑ روپے کی رقومات "رائٹ آف" کر دی گئیں۔ وزیر خزانہ نے ان لوگوں کے نام ظاہر کرنے سے انکار کر دیا جن کے ذمے واجب الادا رقومات معاف کر دی گئیں ہیں جب کہ اخبارات میں یہ خبریں چھپ رہی ہیں کہ ان افراد میں بعض بہت ہی بااثر اور ذمہ دار افراد شامل ہیں۔ ان اہم معلومات کو عوام سے چھپانا جمہوریت کی سراسر نفی ہے۔ اس طرح ایک طرف قومی خزانے کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار افراد عوام کی جوابدہی سے بچ جاتے ہیں اور دوسری طرف پارلیمنٹ کے تمام ممبران اور دوسرے اہم لوگ عوام کی نظروں میں مشکوک ہو جاتے ہیں۔ اس سے بحیثیت ایک عام شہری اور پارلیمنٹ کے

[Qazi Hussain Ahmad]

ایک ممبر کے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اس پر بحث کی جائے اور اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب والا! جناب وزیر خزانہ نے یہ معلومات فراہم نہ کرنے کی جو وجہ بتائی ہے وہ یہ تھی کہ تمام بینکوں اور مالیاتی اداروں کا یہ بین الاقوامی قاعدہ ہے کہ وہ اپنے کھاتہ داروں کے اکاؤنٹس پوشیدہ رکھتے ہیں۔ جناب والا! ان ۲۲۵ کمپنیوں کے ذمے جو واجب الادا رقم ہے وہ صرف بینکوں کی نہیں ہے بلکہ اس میں دوسرے قومی مالیاتی ادارے بھی شامل ہیں لیکن بینکوں کا جو بھی معاملہ ہے جب تک کوئی کھاتہ دار اپنی تمام شرائط پوری کرتا ہے اور اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا ہے اس وقت تک تو بنک اس بات کا ذمہ دار ہے کہ اس کے ساتھ جو اس کا معاہدہ ہے اس کے تمام معاملات اور کھاتے پوشیدہ رکھنے کی پابندی کرے۔ لیکن جو پارٹی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے قاصر ہو جاتی ہے اور وہ ذمہ داریاں پوری کرنے سے مختلف طریقوں سے انکار کر دیتی ہے اور اس کے بعد جب بنک مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ رقوم رائیٹ آف کر دے تو وہ اس بنک یا کمپنی کے درمیان معاملہ نہیں رہتا بلکہ یہ معاملہ پبلک کا بن جاتا ہے، قوم کا پیسہ ہے، قوم کی دولت ہے اور قوم کا یہ حق ہے کہ اپنے نمائندوں کے ذریعے سے ساری معلومات حاصل کرے اگر بنک قومی ملکیت میں نہ لئے جاتے تو یہ پرائیویٹ پراپرٹی ہوتے۔ پرائیویٹ بنکوں کی جو اعلیٰ کونسل ہوتی ہے، ان کا جو اعلیٰ ادارہ ہوتا ہے وہ چونکہ ہر چیز کے مالک ہوتے ہیں اس لئے ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پبلک سے پوشیدہ رکھیں لیکن جب بنک قومی ملکیت میں لے لئے گئے ہیں یعنی قومیا لئے گئے ہیں تو اس کے بعد بنکوں کی جو انتظامیہ ہے وہ بھی تو کسی کے سامنے جوابدہ ہے اور یہ جوابدہی عوام کے نمائندوں کے سامنے ہے۔ اس لئے یہ اس پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں، نیشنل اسمبلی اور سینیٹ کا یہ حق ہے کہ اس طرح کے معاملات جن میں قومی خزانہ involve ہے وہ ان سے پوشیدہ نہ رکھے جائیں اور تمام معلومات ان کو فراہم کر دی جائیں کہ ۱۳۱ کروڑ روپے کن وجوہات کی بنا پر معاف کر دیئے گئے ہیں، جن کا اعتراف کیا گیا ہے اور جو اخبارات میں خبریں آ رہی ہیں ان کے مطابق تو یہ رقم بہت زیادہ ہے۔ اس مسئلے کے بارے میں اخبارات ایڈیٹوریل بھی لکھ رہے ہیں۔ یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اس کے بارے

میں پوچھیں اور ہمیں یہ معلومات فراہم کر دی جائیں۔

دوسری بات جناب چیئرمین! یہ ہے کہ یہ جو دو سو پچیس کمپنیوں کے نام سامنے آرہے ہیں، ان میں بار بار اخبارات میں اس بات کا ذکر ہو رہا ہے کہ اس میں بہت بااثر لوگ شامل ہیں۔ اور بعض ممبران پارلیمنٹ بھی ان میں شامل ہیں اور جب تک یہ ممبران سامنے نہ آجائیں جن کے ذمے یہ رقوم واجب الادا ہیں اس وقت تک ہر ایک ممبر پر شک کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے یہ ہماری صفائی کے لئے بھی ضروری ہے کہ حکومت ان لوگوں کے بارے میں معلومات فراہم کر دے تاکہ ممبران پارلیمان میں سے جو لوگ involve نہیں ہیں ان کی صفائی ہو جائے۔ جب تک یہ بات صاف نہیں ہو جاتی اور پوری معلومات لوگوں کو نہیں مل جاتیں اس وقت تک پارلیمنٹ کا ہر ممبر لوگوں کی نظروں میں مشکوک ہے۔ اس طرح سے ہم سب کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ لہٰذا میں استدعا کروں گا کہ وہ جمہوریت کا جو عام اصول ہے کہ حکومت عوام کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے، عوام کے نمائندوں کے سامنے پارلیمنٹ میں جوابدہ ہوتی ہے، اس کے تحت حکومت اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور کوئی معلومات چھپا کر نہ رکھے خاص طور پر اس اعتبار سے کہ گزشتہ نو سال کے عرصہ میں بہت ساری بے قاعدگیاں کی گئی ہیں اور ان بے قاعدگیوں کے بارے میں لوگ اب جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کیا بے قاعدگیاں ہیں اگر ان کے بارے میں عوام کو نہ بتایا گیا تو یہ جمہوریت کی نفی ہو گی۔ جمہوریت آنے کے بعد بھی اگر تمام معلومات کو پوشیدہ رکھا جائے اور اسے صیغۂ راز میں رکھا جائے تو یہ جمہوریت کی نفی ہو گی۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, with your permission, I beg to oppose this privilege motion. On the 24th of September, 1986, in response to a question whether the loans were written off due to the bankruptcy of these companies or for some other reasons and secondly, the names of the Directors of these companies. The answer given by the Finance Minister was as follows:–

The loans were written off due to the following reasons:

1. Restructuring/rehabilitation of the mills.
2. Marketing Problems.

[Mr. Wasim Sajjad]

3. Un-profitable operations.
4. Liquidation.
5. Compromise in cases under litigation.
6. Companies never went into operation or the projects were not implemented fully.
7. Multiple problems beyond the control of the management.
8. Exchange rate of fluctuation.
9. Units affected by floods.
10. Technical/Managerial problems.

In response to the specific question about the names of the Directors, it was said that it might not be advisable to disclose the names of the Directors in view of the normal banking practice. Now, apart from the reasons which were given in the answer on the 24th of September, 1986, with your permission, Sir, I would like to elaborate this a little further that the devaluation of the rupee and the subsequent depreciation in the value of Pakistani currency led to a large number of units becoming unprofitable. As a result, a large number of units could not run along the economic lines. The Government, therefore, prepared a scheme of rehabilitation under which certain loans were written off; certain loans were rescheduled and the purpose was that these mills should be rehabilitated to contribute to the economy of Pakistan. This policy of the Government has been successful in the large number of cases and has led to the rehabilitation of several companies, which would, otherwise, have gone into bankruptcy and liquidation.

Now, the precise question is Sir, that by not disclosing the names of the persons on the ground that it is against the banking practice, whether a privilege of the learned member has been breached or not. On this, Sir, the question of what is the privilege of a member, has been the subject of the debate several times before this honourable House. It has been pointed out repeatedly that the privileges of a member are those privileges which have been specifically conferred by a law to enable the members to perform their functions more effectively as members. But the concept of privileges does not give a member any rights above the rights which are enjoyed by an ordinary citizen of Pakistan. Certain rights are given to members as members. For example, freedom from arrest, freedom of speech inside the Assembly. Earlier we had a privilege that a person, who is

a member of the Assembly, cannot be called before any court or tribunal 14 days before or 14 days after the session. There were some modifications in this privilege in 1977 but these are the privileges which are specifically conferred on the members. Apart from that if an ordinary citizen does not enjoy any rights under the law or privileges under the law, the members do not become the super human beings and they do not enjoy any rights above those.

With your permission, Sir, I would like to refer to Kaul page 177 wherein it is stated as follows:

"Privileges of Parliament do not place a member of Parliament on a footing different from that of an ordinary citizen in the matter of the application of laws unless there are good and sufficient reasons in the interest of the Parliament itself to do so".

Now in this particular case, Sir, the reason why the honourable Minister did not disclose the names of the Directors was in view of the clear provisions of the Banks Nationalization Act, 1974, Section 12 of which reads as follows:

"The chairman and members of the council of every bank, members of its board of management and chief executive by whatever name called, shall observe except as otherwise required by law the practices and usages customary amongst bankers and in particular shall not divulge any information relating to the affairs of the constituents (clients and customers) except in circumstances in which it is in accordance with the law or practices and usages customary amongst bankers necessary or appropriate for a bank to divulge such an information".

This is, Sir, a confidential information and this is made confidential in the public interest. This is a normal practice in banking. This is a right which a law has taken away. The law has placed fetters on this information and a member does not enjoy any rights beyond what are given by law and if the law prohibits to the giving of any information or restricts the grant of any information then that cannot be obtained.

Then, Sir, I may also quote some cannons of banking to say that, according to a cannon of banking law and practices in Pakistan, the obligations on the part of the bankers to observe secrecy in respect of state of his customer's account is legally imposed which requires that the banker must not disclose the con-

[Mr. Wasim Sajjad]

ditions of his customer's account except on reasonable and proper occasions. This obligation does not have an end with the closing of the customer's account. The following occasions have been mentioned in the books which alone justify disclosure by a banker:

(a) With the express or implied consent of the customer;
(b) to a proposed guarrantor introduced to the bank by the customer;
(c) under orders of a court of law;
(d) when the banker is under the public duty to disclose namely in case of danger of treason to the State.
(e) when the protection of the bankers own interests legally requires it *e.g* in an action against the customer for money due.

Now, I will come to the technical aspect of this case, Sir. According to Rule 59, the question of privilege must be raised at the earliest opportunity. This privilege motion should have been raised at the earliest opportunity available to the honourable Senator. This opportunity became available on the 24th of September 1986 when the question was posed and the answer given and according to the learned member, it amounted to breach of his privilege. According to the rules a question of privilege can be raised any time even without notice with the consent of the Chair, therefore, this question could have been raised that very day and the question raised as a question of privilege with the consent of the Chair. So, therefore, Sir, since this was not raised till several days afterwards, this is also hit by Rule 59 sub Rule (ii) of the Rules of Procedure of the Senate. So, apart from the fact that there is a legal bar and the learned member is asking us to break the law in support of his alleged breach of privilege it is also hit by Rule 59(ii) of the Rules of Procedure of this House. Thank you, Sir.

قاضی حسین احمد: جناب چیئرمین ! فاضل وزیرِ انصاف نے پہلے تو وہ وجوہات گنوائی ہیں۔ جن وجوہات کی بناء پر وزیرِ خزانہ نے یہ قرضہ جات write off کئے تھے اور وہ موضوع بحث نہیں ہیں۔ ہم نے ان وجوہات کی بناء پر کوئی تحریکِ استحقاق پیش نہیں کی وہ وجوہات جو بھی ہیں، ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ متعین طور پر specifically کیا ان کا اطلاق ان کمپنیوں پر ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں جو دلائل وزیرِ انصاف نے پیش کئے ہیں اس

میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ ایک ممبر کو ایک عام شہری سے زیادہ کوئی استحقاق حاصل نہیں ہے بجز ان چند چیزوں کے جن کا باقاعدہ طور پر متعین انداز میں ذکر کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور میرا نکتہ بھی بنیادی طور پر یہی تھا کہ عوام کے نمائندے کی حیثیت سے، عام شہریوں کے نمائندے کی حیثیت سے یہ ہمارا حق بنتا ہے یہ عوام میں سے ایک ایک شہری کا حق ہے کہ وہ پوچھے کہ اس کے خزانے کے کروڑوں روپے چند لوگوں کو کیوں معاف کر دیئے گئے ہیں، اور وہ کیا وجوہات تھیں جن کی وجہ سے یہ کروڑوں روپے خزانے کے اور قوم کے ضائع ہو گئے، یہ ایک عام شہری کا حق ہے۔ اور ایک عام شہری کے نمائندے کی حیثیت سے یہ ہمارا حق بنتا ہے۔

دوسری بات جو انہوں نے فرمائی ہے کہ secrecy کا رکھنا لازم ہے اس میں انہوں نے خود ہی ایک حوالہ دیا ہے کہ اگر بینکرز کے اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ وہ معلومات فراہم کر دی جائیں تو وہ پھر فراہم بھی جا سکتی ہیں، ان کا اپنا جملہ ہے کہ اگر بینکرز کے اپنے مفادات یہ تقاضا کریں، اب دیکھئے جناب یہ بینک جو قومیائے گئے ہیں یہ مالیاتی ادارے جو قومیائے گئے ہیں، یہ قوم کی امانت ہیں، قوم کی ملکیت ہیں اور ان اداروں کے اپنے مفادات اس بات کے متقاضی ہیں کہ یہ معلومات قوم کو فراہم کر دی جائیں تاکہ ان اداروں کے بارے میں جو شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں وہ شکوک و شبہات رفع ہو سکیں۔ کسی ادارے پر جب یہ blot آ جاتا ہے کہ یہ مشکوک ادارہ ہے، انہوں نے غلط کام کئے ہیں، انہوں نے بے قاعدگیاں کی ہیں تو اس ادارے کے مفاد کو نقصان پہنچتا ہے، ان کمپنیوں کے لئے ان اداروں کے لئے جنہوں نے قرضے دیئے ہیں، ان کمپنیوں کے لئے جنہوں نے قرضے وصول کئے ہیں اور کسی جائز وجہ کے بغیر ان کے وہ قرضے معاف ہوئے ہیں، ان دونوں کے مفاد کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کی وجوہات بھی بیان کی جائیں اور ساتھ ساتھ ان قرضوں کی تفصیل اور ان لوگوں کے نام بھی لوگوں کو بتا دیئے جائیں، اس لئے نہ ان لوگوں کا کوئی مفاد مجروح ہوگا اگر جائز وجوہ کی بنا پر قرضے معاف کر دیئے گئے ایسی صورت میں تو کسی کو بھی اعتراض نہیں ہوگا۔ اور بینکرز کا مفاد اور مالیاتی اداروں کا مفاد بھی اسی سے وابستہ ہے کہ یہ معلومات لوگوں کو دے دی جائیں۔

آخر میں جناب وزیر انصاف نے ایک ٹیکنیکل نکتے کا سہارا لیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب ٹیکنیکل نکتے کا سہارا لینے کی بجائے وہ اس کی سپرٹ کو دیکھیں، یہ موجودہ حکومت کی ساکھ کا

[Qazi Hussain Ahmad]

مسئلہ ہے موجودہ حکومت کا بہت بڑا دعویٰ ہے کہ وہ عوام کی خدمت کے لئے آئی ہے پانچ نکاتی پروگرام کا بہت چرچا ہو رہا ہے۔ اس حکمران پارٹی کا یہ فرض ہے کہ ان کے اوپر جو داغ ہیں پہلے ان کو وہ دھوئیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ عوام کے سامنے اپنے کیس کو کھلے انداز میں پیش کریں۔

Mr. Acting Chairman: Yes Mr. Javed Jabbar, on a Point of order?

Mr. Javed Jabbar: Not a point of order Sir, but a point raised by the honourable Minister for Justice on admissibility. I would like to make a submission.

I would like the honourable Minister to respond as to whether the requirements of confidentiality in banking can take precedence over the constitutionally guaranteed sovereignty of Parliament to be able to summon any record which it deems necessary and appropriate. I respect the need for confidentiality in banking, but he should not necessarily from there make this a point on which you will give a ruling that will create an unhealthy precedent because Parliament must always have access to any information in the public interest. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I will first deal with my learned friend Mr. Javed Jabbar. He has dealt with the constitutional right of the Parliament to summon any record, but I am sure my learned friend does realise that in the present case no record was summond and therefore, this question is irrelevant. If and when an occasion arises that the Parliament summons any record then I will make a proper statement as to what are the rights of this House. This question is not relevant at this stage and I am sure the learned member will realise the irrelevance of the question that he has posed. Now I will come to my learned friend, Qazi Hussain Ahmad, I have already dealt in detail with the privilege motion raised by him he has said.

اور میں اب اردو میں ان کا جواب دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایک شہری کا حق ہے کہ اس کو یہ تمام خبر اطلاع ہے، انفارمیشن ہے۔ ملنی چاہیئے جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ یہ روپے کیوں معاف کئے گئے، اس کے متعلق

جناب میں نے پہلے ہی تفصیل سے عرض کر دیا ہے، اور وہ تفصیل وزیر خزانہ نے بھی دی تھی اور آج بھی میں نے اس تفصیل کو دوبارہ اس ایوان کے سامنے بیان کر دیا ہے۔ دوسرا جناب انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے ٹیکنیکل پوائنٹ کا سہارا لیا ہے، تو درست انہوں نے فرمایا کیونکہ آخر میں میں نے اس کا ذکر کیا ہے سہارا لینا ہوتا تو میں اس کا ذکر پہلے کرتا اگر مجھے کوئی چیز چھپانا ہوتی یا میں ان کی تحریک استحقاق سے کوئی ڈر رہا ہوتا تو میں پہلے ٹیکنیکل پوائنٹ کا سہارا لیتا۔ میں نے پہلے قانون کا سہارا لے کر انہیں کہا ہے کہ قانوناً ایک گاہک کا یہ حق ہے کہ اس کے اکاؤنٹ کے بارے میں کوئی انفارمیشن disclose نہ کی جائے اور جب میں نے پورے قانون کے حوالے کے بعد سیکشن ۱۲ کے بعد ایک technical point بھی ایک اضافی دلیل کے طور پر عرض کیا کہ جناب یہ earliest point پر بھی raise نہیں کیا گیا اس لئے بھی اس کو out of order قرار دے دیں تو ان کا یہ کہنا کہ جی انہوں نے technical چیز کا حوالہ دیا ہے یہ بالکل درست نہیں ہے، میں نے آخر میں اس point کو لیا ہے محض ایک اضافی دلیل کے طور پر، میرا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ اگر قانون ایک حق دیتا ہے customer کو یا ایک banker کو اور اس پر ایک ذمہ داری عائد کی جاتی ہے کہ یہ چیز آپ disclose نہیں کریں گے، تو قانون جو بنایا جاتا ہے اس میں ایک مصلحت ہوتی ہے اور وہ قانون بھی پارلیمنٹ کا بنایا ہوتا ہے، اس ایوان کا اپنا قانون ہے اور ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ اپنے قانون کی خلاف ورزی کریں۔ شکریہ۔

<u>قاضی حسین احمد</u>: جناب والا! میرا جو بنیادی نکتہ تھا اس کا جواب نہیں دیا گیا کہ یہ شہریوں کا حق ہے، عام شہری کا حق ہے اور ہم ان کے نمائندے کی حیثیت سے یہ حق مانگتے ہیں اور یہ بینکوں کے interest میں ہے، ان کے مفاد میں ہے کہ یہ معلومات فراہم کر دیں اس کے ساتھ ہی ایک وجہ یہ بھی بیان کر دی گئی ہے، یہ قرضے معاف کر دینے کی کہ کچھ کمپنیاں سرے سے وجود ہی میں نہیں آئیں، وہ سارا کاغذی معاملہ تھا اور اس میں وہ قرضے معاف کر دیئے گئے۔ تو جناب یہ تو قابل غور ہے کہ اس طرح سے اگر یہ قرضے قوم کے معاف کر دیئے جاتے ہیں اور پھر ان کے نام بھی لوگوں سے صیغہ راز میں رکھے جاتے ہیں تو اس سے تو اچھی روایات قائم نہیں ہوں گی۔

جناب قائمقام چیئرمین : قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ میں نے ان میں سے کسی چیز کو چھپانے کی کوشش نہیں کی، جو چیز پہلے ہی صیغہ راز میں تھی اس کا افشا رہی ان کا مقصود تھا، اسی کو انہوں نے پردے میں رکھا، تو مزید اس کا وہ راز کیا بتاتے اور کیا چھپاتے کر وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی چیز کو چھپانے کی کوشش نہیں کی۔

جناب قائمقام چیئرمین : جناب وسیم سجاد صاحب۔

جناب وسیم سجاد : جناب والا! اس مرحلے پر میرے خیال میں اگر میں احتجاج کروں کہ میرا استحقاق مجروح ہو رہا ہے تو وہ بے جا نہ ہوگا کیونکہ قاضی حسین احمد صاحب نے فرمایا کہ کئی کمپنیاں وجود ہی میں نہیں آئیں اور خرچہ ہو گیا، اب یہ خبر پتہ نہیں ان کو کہاں سے ملی ہے۔

جناب قائمقام چیئرمین : آپ کا استحقاق تو مجروح تب ہو گا جب آپ positive ہوں کہ ایسی کوئی کمپنی وجود میں نہیں آئی ہے۔

جناب وسیم سجاد : جناب! ہمارے جواب میں یہ لکھا تھا۔

"Companies never went into operation or the projects were not implemented fully."

آپریشن کا مطلب یہ ہے کہ کمپنی بن گئی خرچہ ہو گیا، نئی مشینری بھی لگ گئی لیکن کام شروع نہیں کیا، اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں یہ کہنا کہ وہ بنی نہیں اور کاغذی کارروائی ہوئی، جناب یہ ایسی چیز کہہ رہے ہیں جو یہاں نہیں لکھی ہوئی اور اس کو غلط انٹرپریٹ کر رہے ہیں تو مہربانی فرما کر جناب ان کو کہیں کہ کم از کم غلط انٹرپریٹ نہ کریں۔ جو صحیح بات لکھی ہوئی ہے اس کو صحیح پڑھیں۔ شکریہ۔

قاضی حسین احمد : جب آپریشن میں نہ جائیں اور وہ کمپنیاں کاغذات میں بن جائیں تو اس کو کاغذی کارروائی کہتے ہیں، کاغذی کارروائی کا مطلب یہ ہے کہ آپریشن میں نہ ہوں، اور پیسے سارے ضائع چلے جائیں، کاغذ کے اندر کوئی کمپنی بھی بن جائے اور وہ liquidate بھی ہو جائے۔

جناب قائمقام چیئرمین : ویسے اس بارے میں اگر مجھے اجازت دیں تو مولانا سمیع الحق

صاحب سے پوچھتے ہیں چونکہ اب وزیرِ قانون اقبال احمد خان صاحب تو نہیں ہیں، وسیم سجاد صاحب ہیں تو ہاؤس میں استحقاق مجروح ہو سکتا ہے۔

مولانا سمیع الحق : جناب وزیر قانون صاحب تو میرا مسلسل استحقاق مجروح کر رہے ہیں، میں نے پہلے دن ان سے درخواست کی تھی . . . . . (مداخلت)

جناب قائمقام چیئرمین : پہلے دن سے شروع کر دیا ہے۔

مولانا سمیع الحق : پہلے دن میں نے ان سے درخواست کی تھی کہ آپ اتنی پیاری اُردو بول سکتے ہیں تو آپ سب کچھ اُردو میں کہا کریں، لیکن آج اقبال خان صاحب بالکل خاموش ہیں ان کو اگر کچھ زحمت دیں تو ایوان میں کچھ رونق آجائے۔

جناب قائمقام چیئرمین : قاضی صاحب آپ اس پر کچھ اور روشنی ڈالنا چاہیں گے؟

قاضی حسین احمد : میں نہیں سمجھا کس پر روشنی ڈالوں؟ مولانا سمیع الحق صاحب نے جو فرمایا اس پر روشنی ڈالوں؟

جناب اقبال احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر، جب کوئی پریولیج موشن میرے دوست مولانا سمیع الحق صاحب پیش کریں تو اپنے معزز دوست کی اجازت کے ساتھ اس کا جواب ہیں دیا کروں گا۔

جناب قائمقام چیئرمین : یہ تحریکِ استحقاق اس امر پر مبنی ہے کہ وزیرِ خزانہ نے سوال نمبر ۶۰ کے جواب میں ۲۴ ستمبر کو ایوان میں کمپنی کے indebtors کے نام بتانے سے انکار کر دیا تھا، جن کمپنیوں کے قرضہ جات حکومت نے معاف کر دیئے تھے، وزیرِ خزانہ کا یہ مؤقف تھا، بنک اور قرضہ دار کے درمیان ایک ایسا رشتہ ہوتا ہے جس کے مطابق قانونی طور پر قرضہ داروں کے نام ظاہر نہیں کئے جا سکتے ایسا کرنے سے اس رشتہ کے اعتماد کو ٹھیس پہنچتی ہے اپنے وضاحتی بیان میں انہوں نے بنکنگ کمپنی کے آرڈیننس کی دفعہ ۵ شق (الف) کا بھی حوالہ دیا تھا جس کے تحت وہ کمپنی کے ڈائریکٹروں کے نام ظاہر نہیں کر سکتے، معزز رکن کا موقف تھا کہ وزیرِ خزانہ نے انکار کر کے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے کیونکہ وزیرِ خزانہ کو قانونی تحفظ حاصل ہے اس لئے ان کے انکار سے نہ تو ایوان کا اور نہ ممبران ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے لہٰذا یہ تحریک قاعدہ نمبر ۵۹ شق (۲)

[Mr. Acting Chairman]

اور (۳) کے تحت ناقابلِ قبول ہے۔

متعدد اراکین : قبول ہے۔

جناب قائمقام چیئرمین : نہیں جی، میں نے ناقابل قبول کہا ہے۔ خلاف قاعدہ ہے۔ پریولج موشن نمبر ۲۵، مسعود ارشد صاحب۔

(ii) *RE* : GRANT OF GREEN CARDS TO THE WORKERS OF MUSLIM LEAGUE YOUTH FRONT

جناب مسعود ارشد گجیال : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئرمین! میں ایک اہم قومی مسئلہ پر تحریکِ استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحریک التوا نمبر ۱۸ جس کا نوٹس مولانا کوثر نیازی نے دیا تھا اور یکم اکتوبر کو ایوان میں زیرِ بحث آئی تھی۔ اس تحریک کے جواب میں معزز وزیر مذہبی امور نے حتمی طور پہ ایوان میں کہا تھا کہ نہ تو کسی مسلم لیگ یوتھ فرنٹ کے رکن کو گرین کارڈ جاری کیا گیا ہے اور نہ ہی ایسا کرنے کے لئے حکومت کے زیرِ غور کوئی تجویز ہے۔ آج مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۸۶ء کے روزنامہ "جنگ" میں ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ صوبائی مسلم لیگ کی ہائی کمان نے مسلم لیگ یوتھ فرنٹ ونگ کے کارکنوں کو صوبائی اسمبلی کے اراکین کی منظوری سے گرین کارڈ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلے میں صوبائی اسمبلی کے اراکین کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ مسلم لیگ نے پارٹی کے نوجوان کارکنوں کو سیاسی تربیت دینے کے لئے ایک پروگرام تیار کیا ہے تاکہ ان کے اندر صحیح معنوں میں ملک اور قوم کی خدمت کی صلاحیت پیدا کی جا سکے۔ اس خبر سے ظاہر ہے کہ وزیرِ موصوف نے ایوان میں جان بوجھ کر غلط بیانی سے کام لیا ہے کہ کسی رکن کو نہ تو گرین کارڈ جاری کیا ہے اور نہ ہی ایسا کرنے کا ارادہ ہے۔ وزیرِ موصوف نے جان بوجھ کر غلط اطلاع دے کر نہ صرف معزز اراکین کا استحقاق مجروح کیا ہے بلکہ اس سے ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ اس تحریکِ استحقاق کو منظور کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائمقام چیئرمین : ویسے میں گجیال صاحب یہ کہوں گا کہ اس دن اقبال احمد خان صاحب نے یہ نہیں کہا تھا، میرا خیال ہے کہ آپ اپنی پریولج موشن دینے سے پہلے تصحیح کر لیں۔ انہوں نے کچھ اور کہا تھا۔

جناب مسعود ارشد گجیال : وہ وضاحت کر دیں تو میں پریس نہیں کرتا۔

جناب قائمقام چیئرمین : جی خان صاحب آپ اس پر کیا فرماتے ہیں؟

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین! جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ ابھی تک کسی کو گرین کارڈ جاری نہیں کئے گئے، لیکن ہم اپنے آفس بیریئرز کو گرین کارڈ ضرور دیں گے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے پچھلی تحریک پر میں نے یہ واضح طور پر عرض کیا تھا۔ وہاں پر موشن مختلف قسم کی تھی، اس میں یہ فرمایا گیا تھا کہ شاید گرین کارڈ ہولڈر یعنی ہماری پارٹی کے آفس بیریئر جن کو identity card دیں گے شاید ان کو قانون سے بالاتر تصور کیا جائے گا۔ تو میں نے اس دن اس ایوان کو یقین دلایا تھا کہ جو ہمارے آفس بیریئرز ہوں گے جن کو ہم identity card دیں گے اور ان کارڈز کا رنگ چونکہ گرین ہوگا، اس لئے ان کو گرین کارڈ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، وہ قانون سے ماوراء نہیں ہوں گے اور آج ہی کی پریولیج موشن میں یہ بات بالکل واضح کی گئی ہے اور معزز محرک خود اس پر توجہ فرماتے تو وہ اس بات کو appreciate کرتے، ہم اپنے آفس بیریئرز کو جو گرین کارڈ دیں گے ان کو ملک و قوم کی خدمت کے لئے ٹریننگ دیں گے۔ ہم نے کوئی ڈاکے ڈالنے کے لئے نہیں دینے۔ اس لئے میرا خیال ہے انہیں اس بات کی غلط فہمی ہوئی ہے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ کبھی جاری نہیں کریں گے۔ گرین کارڈ اپنے آفس بیریئرز کو ضرور دیں گے۔ لیکن ان کو قانون سے بالاتر تصور نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کی ٹریننگ کی جائے گی تاکہ اپنے علاقوں میں ملک و قوم کی خدمت کریں اور عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے اپنی جماعت کی رہنمائی کریں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ میری اس استدعا کے بعد معزز رکن اس پر اصرار نہیں فرمائیں گے۔

جناب قائمقام چیئرمین : جی، جناب مسعود ارشد گجیال صاحب!

جناب مسعود ارشد گجیال : ٹھیک ہے۔ اصرار نہیں کرتا۔

جناب قائمقام چیئرمین : ناٹ پریسڈ، پریولیج موشن نمبر ۲۶، جناب ذوالفقار علی چشتی صاحب!

(iii) *RE:* STATEMENT BY AIR MARSHAL (RETD.) ASGHAR KHAN ABOUT MID-TERM ELECTIONS

جناب ذوالفقار علی چشتی : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میں ایک اہم قومی مسئلے پر جس پر میرا اور ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس ایوان میں ایک سوال کی شکل میں اٹھانا چاہتا ہوں۔

[Mr. Zulfiqar Ali Chishti]

مسئلہ یہ ہے جیسا کہ آج کے روزنامہ "پکار" میں تحریک استقلال کے سربراہ ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان کی جانب سے ایک اخباری بیان چھپا ہے جس کے مطابق انہوں نے کہا ہے کہ جہاں تک ان کی معلومات کا تعلق ہے حکومت نے درمیانی مدت کے انتخابات کرانے کا فیصلہ کر دیا ہے لیکن ان انتخابات کا اعلان اس طرح سے کیا جائے گا کہ حزب اختلاف کی جماعتیں زیادہ مؤثر طریقہ سے اس میں حصہ نہیں لے سکیں گی۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ ان کے خیال میں حکومت درمیانی مدت کے انتخابات کا اعلان بلدیاتی اداروں کے انتخابات کے بعد کرے گی۔ بلدیاتی انتخابات پروگرام کے مطابق آئندہ سال ہوں گے۔ مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہے کہ حکومت نے اتنا بڑا اہم فیصلہ ایوان کے ممبران کو اعتماد میں لئے بغیر کیا ہے جو کہ ممبران پر عدم اعتماد کے مترادف ہے اس طرح حکومت کی طرف سے ایسا فیصلہ کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ تمام ممبران ایوان اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ اس تحریک استحقاق کو منظور کر کے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب والا! اس کے متعلق کل کے "پکار" اخبار میں خبر آئی تھی اور میں نے کل ہی یہ تحریک پیش کر دی تھی، میں اس کے متعلق یہ گزارش کروں گا کہ ایئر مارشل اصغر خان صاحب کافی عرصہ حکومت میں رہے ہیں اور کافی عرصہ سے بڑے لیڈر چلے آ رہے ہیں، اور بغیر انفارمیشن کے وہ ایسی خبر اخبارات میں مہیا نہیں کرتے، اور نہ ہی حکومت نے اس کے متعلق تردید کی ہے آج کل تمام پارٹیاں ماسوائے ایک دو پارٹیوں کے مڈ ٹرم الیکشن کے متعلق زور دے رہی ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں جو انتخابات ہوئے وہ یحییٰ خان کے لیگل فریم ورک آرڈر کے تحت انتخابات ہوئے، اور اس وقت جو انتخابات ہوتے ہیں وہ کانسٹی ٹیوشن کے تحت ہوئے ہیں اس وقت اتنے ووٹ نہیں ڈالے گئے تھے جتنے اس دفعہ الیکشن میں ووٹ ڈالے گئے ہیں۔

دوسری میں یہ گزارش کروں گا کہ اس وقت جو انتخابات مشرقی پاکستان میں ہوئے تھے ان میں ۱۲ سال کے لڑکوں نے بھی ووٹ ڈالے اور ایک ایک شخص نے پانچ پانچ چھ چھ مرتبہ ووٹ ڈالے تو وہ کیا انتخاب صحیح تھے؟ کسی پارٹی نے زور نہیں دیا تھا کہ مڈ ٹرم الیکشن ہوں اور آدھا ملک چلا گیا اور پیپلز

پارٹی نے سات سال تک حکومت کی اب جب انتخابات صحیح طریقے پہ ہوئے ہیں اور صحیح نمائندے ایوان میں آئے ہیں صرف چند لوگ جو پارٹیوں کے لیڈر تھے انہوں نے انتخاب میں حصہ نہیں لیا، باقی ان کے دوست احباب نے کسی نہ کسی ممبر کی امداد کی اور سب سے زیادہ ووٹ اس انتخاب میں ڈالے گئے۔ اور صحیح طریقہ سے انتخاب کرایا گیا۔ کہیں بھی ایک جگہ پر دھاندلی نہیں ہوئی۔ تو یہ مڈٹرم الیکشن کے لئے اتنا شور کیوں ہے؟ اور حکومت نے اگر یہ فیصلہ کیا ہے جیسا کہ "پکار" میں آیا ہے۔ تو اس کے متعلق میں یہ گزارش کروں گا کہ رول ۵۹ (۲) کے تحت میں نے پہلی فرصت میں اسے پیش کیا ہے اور یہ ایک مخصوص معاملہ بھی ہے اس لئے میری یہ تحریک منظور فرما کر تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

جناب قائمقام چیئرمین : جی وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I would like to state firmly and categorically that it is the position of the Government that there will be no elections until the year 1990. I do not for a moment believe, I do not for a single moment believe that Air Marshal (Retd.) Asghar Khan who is the leader of a political party could have made this totally baseless and incorrect statement. I am sure Sir, that this has not been correctly reported because no politician today in the wildest dreams can imagine any election before 1990. I would like to take this opportunity to state that this position of the Government is not based on any fear. It is a position based on principle, it is a position based on democracy, it is a position based on the consent of the people. The only justification being given for mid-term polls is that this was a non-party election. Sir, the ultimate sovereign in any democratic society are the people. This was a non-party election and the people knew it was a non-party election. They participated whole heartedly in this election and therefore, approved these polls when the election were held in February, 1985. The reason for doing this was that the people wanted an end to Marshal Law and for this purpose they came out overwhemingly and took part in this election

Secondly Sir, a very important point is that the political parties who are agitating today for mid-term polls are the parties who

[Mr. Wasim Sajjad]

had given a boycott call and that call was rejected by the people that means that the people have approved this non-party election and they want the election to be now held after the proper period of five years.

If I may be allowed to use a legal phrase, I may say that these political parties who are now agitating for mid-term polls are stopped from demanding a mid-term poll. There is a political estoppel which applies against them. There is no moral justification, legal justification or political justification to demand any poll before 1990. Their demand has been rejected by the people who are the sovereign in this country.

Thirdly, Sir, holding of elections is no ordinary matter. If we were to allow elections just because somebody who has missed the bus or somebody has lost the election and he wants to get on to the bus, Sir, it would become a joke. Because then in the next election the other people who will lose, they will also say let us have next election so that we can come in. These people Sir, mis-judged the political situation and they have missed the bus and they should wait till 1990 and not be stupid again because they will miss the bus again.

Sir, also I may state that this position is a position of principle. Whenever a Government comes into power, it has a programme to present before the people. It needs time for the implementation of this programme. At the end of the period, the people judge you on that programme. The Prime Minister of Pakistan has given a five points programme to the nation. It is our endeavor to implement that programme in full and after the period allotted to us by law and the Constitution is over we will be judged by the people of Pakistan on that programme. If you want elections everyday, no programme can be fulfilled. Democracy will become a farce. Therefore, Sir, I would say that this demand for mid-term polls is morally unjustified legally unjustified, politically unjustified. It is the cry of a politician in the wilderness who has lost the real opportunity and now he is clamouring to get back into the seat of power. It is only a power game Sir. It has no justification whatsoever. Thank you Sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Sir, I wish to congratulate the honourable Minister for Justice for becoming such an articulate and able spokesman for the Government but I would like to submit Sir, that he has not opposed the motion on the grounds of admissibility but has used the occasion to make a political speech which you have in your infinite wisdom permitted. Thank you.

جناب ذوالفقار علی چشتی : جناب والا ! میں وزیر قانون کا ممنون ہوں کہ انہوں نے وضاحت سے سب باتیں بتا دی ہیں۔ میں اس موشن پر اصرار نہیں کرتا۔

جناب قائمقام چیئرمین : Mover تو اصرار نہیں کرتے مگر جاوید جبار صاحب آپ ایک قانونی نکتہ پر اس کو oppose کرتے ہیں۔ ویسے یہ معاملہ تو ختم ہو گیا۔ پریویلیج موشن نمبر ۲۷۔ خواجہ کمال الدین انور صاحب !

(iv) *RE:* STATEMENT BY JAMIAT AHLE-HADIS IN A PUBLIC MEETING ABOUT THE SHARIAT BILL

خواجہ کمال الدین انور : جناب عالی ! میں ایک اہم قومی مسئلے پر تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ شریعت بل اس وقت ایوان میں زیر غور ہے حکومت اور تمام ممبران ایوان اس بات پر متفق ہیں کہ اس ملک میں مکمل طور پر نفاذ اسلام کیا جائے گا۔ لیکن جمعیت اہلحدیث نے جیسا کہ آج "روزنامہ جنگ" میں شائع ہوا ہے ، اعلان کیا ہے کہ موجودہ شریعت بل کی کوئی حقیقت اور حیثیت نہیں ہے اور کہا ہے کہ اس بل کو کفر اور اسلام کی جنگ قرار دیا جا رہا ہے جبکہ اس بل کے پاس ہونے سے کوئی بنیادی تبدیلی رونما نہیں ہو گی۔ یہ اعلان جمعہ کو لیاقت باغ میں عظیم الشان جلسہ عام میں ایک قرارداد کی صورت میں کیا گیا ہے۔ کہ حکمران طبقہ نے اپنے طرز عمل سے ثابت کیا ہے کہ وہ اس ملک میں نفاذ اسلام میں مخلص نہیں اور اسلام کو محض ایک نعرے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس اعلان سے نہ صرف ممبران بلکہ ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس سے عوام کو یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ ایوان ایک مذاق ہے اور موجودہ شریعت بل پر غور وقت کا ضیاع ہے۔ چونکہ اس اخباری اعلان اور جمعیت اہلحدیث کی طرف سے قرارداد پاس

[Khawaja Kamal-ud-Din Anwar]

کرنے سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق کو منظور کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائمقام چیئرمین : جناب لاء منسٹر صاحب !

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman, the matter of the Shariat Bill is under the active consideration of the Government. There are various points of view on the Shariat Bill and the Government is considering the matter so as to deal with it in a manner which advances the process of islamization in the country. For this purpose Sir, we have had the negotiations with the movers of the Bill and every effort is being made to narrow down the differences so that a Bill can be presented which should be acceptable to the large number of people in Pakistan. However Sir, that matter is already under negotiation and the matter is being processed.

My humble submission would be that the statement made by a political leader or a statement in the Press can not become the ground for a privilege motion. No privilege of the member has been breached and it does not come under any of the provision of Rule 59 of the Rules of Procedure of the House. Thank you Sir.

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائمقام چیئرمین : قاضی عبداللطیف صاحب !

قاضی عبداللطیف : گزارش یہ ہے کہ ہمارے محترم وزیر صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلے میں محرکین سے بات چیت ہو رہی ہے۔ محرکین میں ایک تو میں ہوں۔ میرے ساتھ تو اس وقت تک کوئی باقاعدہ بات چیت نہیں ہوئی۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ بات چیت کس کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ اس سے پہلے جو مذہبی امور کے وزیر تھے ان کے بیانات ہمیشہ یہ آتے رہے ہیں کہ یہ بل ایسے طریقے سے پاس کیا جائے گا کہ تمام کے لئے یہ قابل قبول ہوگا۔ اب تمام کے لئے قابلِ قبول ہونے کے معنی آج تک ہماری سمجھ میں نہیں آئے کہ اس سے مراد "دینِ اکبری" بنانا ہے ؟ جو "دینِ الٰہی" تھا۔ جس کے اندر ہندو سکھ اور مسلمان تمام ادیان کو اکٹھا کیا گیا تھا یا اس سے مراد کیا ہے ؟ اس وقت تک

تو ہمارے ساتھ رسمی طور پر باقاعدہ کوئی بات چیت نہیں ہوئی جس کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ بات چیت ہو رہی ہے۔ بہرحال میں اس کی وضاحت چاہوں گا۔

جناب قائمقام چیئرمین : جناب اقبال احمد خان صاحب۔ میرے خیال میں پہلے مولانا سمیع الحق صاحب کو سن لیں۔ ورنہ پھر ان کا استحقاق مجروح ہو جائے گا۔

مولانا سمیع الحق : میں جناب قاضی عبداللطیف صاحب کے ارشادات کی تائید کرتا ہوں۔ ابھی تک تو کوئی مذاکرات ہمارے ساتھ نہیں ہوئے۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ باہر کے سیاسی لیڈر جو کچھ کہتے رہیں لیکن ابھی یہ معاملہ ختم نہیں ہوا۔ لیکن مجھے اس پر افسوس ہے، یہ تو موچی دروازہ قسم کی ایک تقریر تھی۔ ہمارے محترم وزیر قانون صاحب نے حلف اٹھانے کے بعد سب سے پہلا جو انٹرویو دیا وہ بھی کچھ محتاط انداز میں نہیں تھا۔ اس کا اثر اچھا نہیں پڑا۔ انہوں نے بالکل صاف کہہ دیا تھا کہ یہ بالکل قابل عمل ہی نہیں ہے اور اس شکل میں ممکن ہی نہیں ہے۔ اس سے بھی جذبات بہت مجروح ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایوان سے باہر کی بات تھی لیکن محترم وزیر قانون کو ذرا احتیاط سے یہ بیان دینا چاہیئے تھا۔

Mr. Acting Chairman: Wasim Sajjad Sahib.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I made a statement that this Bill which is presently under consideration is in conflict with the Constitution of Pakistan and I stand by that statement. I had also said that this Bill, if enacted, would create in numerable difficulties for the present system of jurispurdence enforced in this country and I stand by that statement. It will be my effort and the effort of my learned friend and my colleagues in the Government to try and narrow down the differences by negotiations with the movers and we shall do everything in our power; we shall do everything that is possible to have a Bill, which is acceptable, which will genuinely advance the process of Islamization in the country and will not create any difficulty. Thank you, Sir.

قاضی حسین احمد : اسی سٹیٹمنٹ میں ایک اور چیز آپ کی طرف منسوب کی گئی تھی کہ اگر اس بل کو اسی طرح پاس کیا گیا تو ہم تمام دنیا کو جگ ہنسائی کا موقع دیں گے۔

جناب وسیم سجاد : میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔ میں اس بیان کی تردید کرتا ہوں۔

I deny that statement.

جناب قائمقام چیئرمین : جی جناب اقبال احمد خان صاحب!

جناب اقبال احمد خان : میں گزارش کروں گا۔ مجھے انتہائی احترام ہے محترم سینیٹر قاضی عبداللطیف صاحب کا، محترم سینیٹر جناب مولانا سمیع الحق صاحب کا۔ میرے یہ دونوں بزرگ اس بات کے شاہد ہیں کہ جب سے یہ بل اس ایوان میں انٹروڈیوس ہوا اور مختلف کمیٹیز سے ہو کر پبلک اوپینین لینے کے بعد جب اس پر بحث شروع ہوئی تو میں اور کچھ اور وزراء، جناب وزیراعظم صاحب کے حکم پر اس میں شامل ہوئے اور ہم نے کئی اجلاس کئے، ہم نے کچھ متبادل تجاویز بھی پیش کیں۔ کیونکہ یہ بات اپنی جگہ بالکل درست ہے۔ جیسا کہ ابھی وزیر عدل و انصاف نے ارشاد فرمایا ہے۔ کیونکہ جس دن یہ بل انٹروڈیوس ہوا تھا یہ ریکارڈ پر موجود ہے کہ میں نے اس دن بھی یہ گزارش کی تھی کہ اس بل کی کچھ کلازز آئین سے متحارب ہیں۔ دوسرے اسی دن میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اس بل کے اندر کچھ ایسی شقیں ہیں جو آئین میں درج ہونی چاہئیں۔ پھر بعد میں متعدد موقعوں پر میں نے یہ بھی عرض کیا کہ نویں ترمیمی بل میں اس بل کی بہت سی چیزیں شامل ہو چکی ہیں۔ اس لئے اب اگر آئین اور اس کو ملا کر پڑھا جائے تو پھر اس بل کے اندر کچھ نہ کچھ ترامیم کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔

جناب وزیراعظم صاحب نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس بل پر خود غور کریں۔ وزیراعظم صاحب نے ایک کمیٹی بنائی ہے کہ غور کرنے کے بعد ہمیں جو مشکلات نظر آتی ہیں وہ ہم محرکین کی خدمت میں پیش کریں۔ ہمیں ان کے جذبے کی قدر ہے کہ وہ ملک کے اندر جلد از جلد اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ میں یہ کہنے کی بھی جرأت کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت وزیراعظم محمد خان جونیجو کی سربراہی میں اس ملک کو ایک اسلامی فلاحی مملکت بنانے کا تہیہ کر چکی ہے اور جناب وزیراعظم صاحب کے پانچ نکاتی پروگرام کے اندر اس کا واضح طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم ان سے اس بات پر کم کوشاں نہیں ہیں کہ پاکستان کے اندر جلد از جلد اسلامی نظام حکومت قائم ہو۔ لیکن جو ٹیکنیکل مشکلات ہیں ان کو دور کرنا ضروری

ہے۔ میں اس لئے آج پھر اراکین کو یقین دلاتا ہوں ، خاص کر اپنے واجب الاحترام بزرگ قاضی عبداللطیف صاحب، واجب الاحترام دوست مولانا سمیع الحق صاحب اور جناب قاضی حسین احمد صاحب کو کہ انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں ہم آپ سے رابطہ قائم کریں گے تاکہ ہم اپنا نقطۂ نظر ایک مرتبہ پھر آپ کی خدمت میں پیش کریں۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہم سب مل کر صحیح بل اس ایوان سے منظور کروائیں گے جس کے نتائج اور ثمرات سے قوم بھی بہرہ ور ہوگی۔

میں ایک دفعہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ ماضی میں بھی ہم نے ان سے گفت و شنید کی ہے اور آئندہ بھی ہم انشاء اللہ ان کے پاس بیٹھ کر ان سے رہنمائی بھی حاصل کریں گے اور ان کے سامنے اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم مل کر کسی اچھے نتیجے پر پہنچیں گے جس کے نتیجے میں صحیح معنوں میں ایک ایسا قانون یہاں بنایا جائے گا جو قابل عمل بھی ہو اور ہماری قوم اس کے ثمرات سے بہرہ ور بھی ہو۔

جناب قائمقام چیئرمین : جی قاضی عبداللطیف صاحب !

قاضی عبداللطیف : میں اپنے محترم دوست کا انتہائی مشکور ہوں۔ انہوں نے جو وضاحت فرمائی ہے، یقیناً وہ قابلِ احترام ہے۔ لیکن میں نے وزیر قانون کی بات پر جو نکتہ اٹھایا تھا کہ وہ فرما رہے تھے کہ ہمارے ان کے ساتھ مذاکرات شروع ہیں، اس کا جواب اس میں نہیں آیا۔ میں نے گزارش کی تھی کہ ہمارے ساتھ ان کے دوبارہ مذاکرات آج تک نہیں ہوئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارا مصمم ارادہ ہے کہ اس ملک کے اندر یقیناً اسلامی قانون ہوگا۔ ہمیں موجودہ وزیر اعظم پر انشاء اللہ مکمل یقین ہے کہ وہ اس ملک کے اندر اسلام رائج کریں گے ہم ان سے یہ توقع رکھتے ہیں اور انہوں نے آج تک جو وعدے کئے ہیں۔ الحمد للہ وہ ان پہ کامیاب رہے ہیں۔ اس وقت بھی ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ ان کے جذبات یہی ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آج تک ان کی پارٹی اس چیز کو بار بار کیوں ٹال رہی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ جب بھی پرائیویٹ ممبرز ڈے آتا ہے تو اسی دن تقریباً تقریباً کورم ختم کر دیا جاتا ہے اور آج تک اس پر جنرل ڈسکشن بھی مکمل نہیں ہو سکی۔

بہر حال میں اس پہ خوشی کا اظہار کروں گا کہ اقبال احمد خان اگر واقعتاً اس میں دلچسپی

[Qazi Abdul Latif]

لیں اور جلد سے جلد لیں تو مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ہم ایک نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔ یہ یقینی بات ہے۔ جہاں تک بل کا شریعت کے مطابق ہونے کا سوال ہے۔ ہمیشہ کہا جاتا رہا ہے کہ علماء میں اتفاق نہیں ہے۔ تین مکاتب فکر کے علماء اس ملک میں بستے ہیں۔ دیوبندی حضرات، بریلوی حضرات، اہلحدیث حضرات۔ ان میں سے جتنے بھی سرکردہ حضرات ہیں، ان سب کی تائید اس بل کو حاصل ہے اور سب نے مکمل طور پر اس کی حمایت کی ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ بعض لوگوں کی کچھ نہ کچھ مخالفت بھی اس میں نہ ہو تو میرے خیال میں آپ کوئی بھی قانون اس ملک میں پاس نہیں کرا سکیں گے کہ جس کے خلاف کوئی آواز بھی نہ ہو۔ جس پر تحریک استحقاق پیش کی گئی ہے اگر انہی الفاظ کا کوئی سہارا لے تو میں گزارش کروں گا کہ ان کی تقریر کے جو دوسرے جملے تھے ان کو بھی پیش نظر رکھا جائے کہ انہوں نے اس حکومت کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار کن الفاظ سے کیا ہے تو پھر وہ بھی اس میں آئیں گے۔ بہرحال میں اقبال احمد خان کا مشکور ہوں لیکن وہ وسیم صاحب نے جو فرمایا کہ ہمارے مذاکرات شروع ہیں۔ اس کا مجھے جواب ملنا چاہیئے۔

جناب قائمقام چیئرمین: جی خواجہ کمال صاحب آپ اس پر اصرار کرتے ہیں؟

خواجہ کمال الدین انور: میں اس پر اصرار نہیں کرتا۔

Mr. Acting Chairman: Privilege motion No. 28. Mr. Javed Jabbar.

(v) *RE:* ENFORCEMENT OF REVISED EXCISE/BY PASSING THE PARLIAMENT

Mr. Javed Jabbar: Thank you Mr. Chairman. I move that the privilege of this House as part of the Federal Parliament has been breached by the arbitrary imposition of new Excise Rules on Industrial Units by the Central Board of Revenue. Any revision in the Excise Rules has a direct and substantial impact on industrial production and on the public interest particularly since the new rules represent the first such revision in over 35 years of the country's history. In a democracy Sir, such a major change effecting the economic well being of people and of industry should not have been

made without the prior knowledge and consent of the elected representatives of the people. Further the revision in the rules comes within the scope of recommendations to be made by the National Taxation Reforms Commission which has not yet finalised and submitted its report. Thus the elected representatives of the people were neither consulted in advance about changes in rules that have lead to a grave crises nor did the elected representatives have an opportunity to study the views of the National Taxation Reforms Commission before drastic changes were announced. Hundreds of industrial units in the country have ceased to operate in the past three days as a protest against the new rules and hundreds and thousands of workers are faced with a loss of livelihood. Already the country has suffered a gross reduction in productivity and income at a time when investment and growth are imperative. I move that this action represents an attempt to by pass the legislative supremacy of Parliament and that therefore this matter be discussed in the Sanete as a breach of privilege and that the new rules be suspended until Parliament has comprehensively reviewed the entire situation.

Mr. Chairman, on admissibility, I will submit perhaps only three points briefly. One is Sir, that as all are well aware, it has just been 18 months since democratic institutions have been established. It is already quite clear that there are a number of forces at work in this country which wish to subvert the democratic and parliamentary process. I do not at this stage wish to identify these forces because these are already well known, but the manner in which certain decisions have been taken in the past few months coming at a time when the country is already so confounded by a depressed law and order situation has created an un-necessary element of uncertainty and doubt in the efficacy and effectiveness of the present Government. So, even though I may not belong to the present Government, I am concerned that any actions taken in the name of this Government should be in the public interest and with the consent of this House and not go against the very interests that we in the Parliament wish to uphold.

No. 2 Sir, every leading Chamber of Commerce and Industry in this country quite apart from Parliament itself, has gone on record as saying that these rules constitute a direct attack on the effeciency and on the good intent of industry to contribute to economic well being in this country. Thirdly Sir, while some parts of these rules

[Mr. Javed Jabbar]

may certainly be well intentioned and may be improvements on the previous rules my submission is that while we do not want all changes in Government's rules to be brought before the House—because that would be impractical—any change in so fundamental a subject such as Excise Rules should have been at least notified to Parliament, copies at least circulated to members so that, particularly under the new order when technocratic members have been elected to the Senate in particular, people would have been given the opportunity to express an opinion on the proposed new rules. But not only was Parliament not consulted, even the sectors of industry which were in direct communication with the Government were by passed and the rules were arbitrarily imposed. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, whenever Mr. Javed Jabbar moves a privilege motion, I have to look all over the place as to where is the privilege and where is the breach. I have read through his long privilege motion but I could not discover any privilege. I had looked at the Constitution, I had looked at the Excise Rules, I had looked at the Excise Act, but I could not find any provision under which the Board of Revenue is required to consult the Senate before revising its policy. The power has been granted to the Central Board of Revenue to revise rules from time to time in accordance with the exigencies of the time and this power they have exercised. In performing this function Sir, I was told this morning that 35 meetings were held between the Finance Minister and the various representatives of the Chambers of Commerce and Industry and it was as a result of these lengthy meetings spread over more than two years that finally this policy was brought out under which the major change has been that the producers, the manufacturers are required to maintain records of raw material and on the basis of those records the Excise Authorities have been given the power to impose Excise duty. Now, this is not a totally new concept. I am personally aware that in the beverage industry this rule is already enforced and the beverage industry is required to maintain records of raw materials of the inputs which go into the industry and it is open to the Excise Officers to formulate on the basis of the inputs as to what should be the Excise duty. So, there is nothing new in this. So, I would oppose this motion firstly Sir, on the ground that there is no privilege of the member which has been breached either in law or any

where else, secondly Sir, the Board of Revenue is performing its legal function granted to it under the law to revise the policy from time to time which power they have exercised, so there has been no breach of privilege whatsoever.

Mr. Acting Chairman: Yes, Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: I wish the Justice Minister were to refrain from the temptation to take a dig in his very first bout with 'yours truly,' but I would like to point out for the attention of the Justice Minister that he does not have to look high and low to determine grounds for admissibility of privilege motions moved by 'yours truly.' I will invite his attention to the fact that just fifteen days ago with him supporting a privilege motion made by myself for the first time in the history of the Senate was considered admissible. This was moved by me. Therefore, I suggest to him that he should not worry about having to look too far and too low.

Secondly Sir, I would like to invite his attention to the very well known precedents in all parliamentary procedural books which define that Parliament itself is the best arbiter and definer of its own privileges. I am not concerned here with individual privilege. . . . . .he has mistakenly referred to the fact that in my long privilege motion, I have said that my privilege has been breached. It is not a personal issue I am talking about the institutional issue and if he will look up the various authorities, he will come across quotes and rulings that Parliament itself is competent to determine its own scope of privilege and lastly Sir, I would request him not to take such a literal interpretation of privilege. We are living in different times, we are living in an evolving phase of democracy. Is he telling me, is there any precedent in this world where under Martial Law, elections are held and a Federal Parliament takes office. If he is so fond of quoting to me literal precedents, words, commas and full stops, let him quote to me an instance where an arrangement of this nature has been entered into. Therefore, Sir, we in Pakistan are passing through a unique phase. In this unique phase sometimes we can take recourse to precedents established in India, Britain or the United States. In certain other cases just as we have been asked to accept Martial Law and accept elected legislatures and a non party system. Similarly we sometimes wish the Government to take note of what constitutes privilege. I do not agree with his contention that privilege can be

defined only in time worn text books. Privilege is an evolving concept that must reflect the reality of the times that we live in. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, with great respect I would like to point out that I think there is a certain confusion between the powers of the English Parliament and the privileges of the Parliament under the Pakistan Constitution. Under the Constitution of England, the Parliament is regarded as a sovereign body and, therefore, the Parliament has the right to formulate and determine its own privileges but the Parliament under the Constitution of Pakistan is a body created by the Constituion and derives all its powers and privileges from the Constitution, and it is, therefore, that I said that all privileges in Pakistan would have to be referred either to the Constitution or to the law. We cannot refer to the English parliament to determine the scope of privilege of the Pakistan Parliament.

Secondly, Sir, as far as precedents are concerned I would like to quote to the learned member from page 177 of the book by Kaul where he states as follows. He says:

> "In interpreting privileges regard must be had to the general principle that the privileges of parliament are granted to members in order that they may be able to perform their duties in parliament without let or hindrance. They apply to individual members only and in so far as they are necessary in order that the House may fairly perform its functions. They do not discharge the member from the obligations to society which apply to him as such and perhaps more closely in that capacity as would apply to other subjects. Privileges of parliament do not place the members of parliament on a footing different from that of an ordinary citizen in the matter of application of laws unless there are good and sufficient reasons in the interest of parliament itself to do so."

Now, here Sir, as I submitted with respect the law is the law which grants power to the Central Board of Revenue to revise its policy from time to time. All that the CBR has done is to exercise its

powers under the law and as I said earlier the law is made by Parliament and we cannot deny to any functionary the power which we have ourselves granted to that functionary. So, therefore, Sir, there is no breach of privilege whatsoever. Thank you, Sir.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, Sir, he has simply read out a definition of individual privilege which I am not raising. Mr. Minister has entirely missed the point at issue.

جناب قائمقام چیئرمین : تحریک ہذا کی بنیاد ایکسائز رولز کے اجراء پر ہے ، محرک کے مطابق ان قواعد کے اجراء کے بعد صنعتی ادارے بند ہو گئے اور ان قواعد کے خلاف ملک کے طول و عرض میں احتجاج کیا گیا ہے ، صنعتکار طبقے کے مؤقف کے مطابق نئے قواعد کے تحت ایکسائز کے افسران کو اس قدر اختیار دے دیئے گئے ہیں جن سے بدعنوانی پھیلنے کا خدشہ ہے رکن کے مطابق اتنا بڑا قدم اٹھانے سے قبل نہ تو عوام کے منتخب نمائندوں سے مشورہ کیا گیا ہے اور نہ ہی صنعتکاروں کو اعتماد میں لیا گیا ہے جس کی وجہ سے ملک کے طول و عرض میں صنعتی ادارے بند ہو گئے ہیں اور ملک کو کروڑوں روپے کا خسارہ ہو رہا ہے اور ہزاروں کارکن بے روزگار ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس سے ایوان اور اس کے اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے لیکن حکومت کا یہ مؤقف کہ یہ قواعد کافی عرصے سے نافذ ہیں اور حال ہی میں ان میں ضروری ترامیم بھی کی گئی ہیں تاکہ صنعتکار ایکسائز ڈیوٹی نہ بچا سکیں ، کیونکہ پرانے قواعد میں کچھ خامیاں تھیں جن سے صنعتکار طبقہ ناجائز فائدہ اٹھا کر ایکسائز ڈیوٹی صحیح طور پر ادا نہیں کرتا تھا۔ اس کے علاوہ حکومت نے قواعد کو نافذ کرنے سے پہلے صنعتی اداروں کے نمائندوں سے بھی مشورہ کیا تھا اور اس کے بعد ہی ان کا اجراء عمل میں لایا گیا تھا یہ قواعد چونکہ ایک ایکٹ کے تحت بنائے گئے ہیں جس کا حکومت کو پورا اختیار ہے اور اس کو میں رول آؤٹ کرنے سے پہلے ایک بات جو میرا خیال ہے مجھے کہنی تو نہیں چاہیئے اس معزز ایوان کے معزز اراکین تمام جانتے ہیں کہ بدقسمتی سے یہ ایک پریکٹس ہے کہ ہم لوگ ٹیکس چوری کی جو ایک عام پریکٹس ہو چکی ہے۔ . . . (مداخلت)

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, please. In your ruling you are representing Government policy which does not behove the Chairman to do so ...... (*interruption*)

جناب قائمقام چیئرمین : اور یہ قواعد چونکہ ایکٹ کے تحت بنائے گئے ہیں جس کا حکومت کو پورا اختیار حاصل ہے اس لئے ان قواعد کے نفاذ سے نہ تو ایوان کا اور نہ اس ایوان کے اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا یہ تحریک زیر قاعدہ ۲ اور ۳ خلاف ضابطہ ہے، شکریہ تحریک استحقاق نمبر ۲۹۔

مولانا کوثر نیازی : جناب میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ میں نمبر ۳۰ پیش کروں گا اور میں نے وزیر متعلقہ سے بھی اس سلسلے میں بات کر لی ہے۔ لہذا میں اسے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب قائمقام چیئرمین : ٹھیک ہے جی۔ تحریک نمبر ۳۰۔

(vi) *RE:* ALLEGED INVOLVEMENT OF PAKISTAN IN TRAINING TERRORISTS

مولانا کوثر نیازی : میری تحریک کا متن یہ ہے کہ گزشتہ دنوں میری ایک تحریک التوا پر تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے اس امر کی پر زور تردید کی تھی کہ پاکستان ہندوستان میں تخریب کاری کے لئے دہشت پسندوں کو ٹریننگ دے رہا ہے یا یہاں سے ایسے افراد کو سرحد کے اس پار بھیجا جا رہا ہے، مگر ابھی ایک آدھ ہی روز پہلے راجیو گاندھی پر جو قاتلانہ حملہ ہوا ہے اس میں گرفتار ہونے والے حملہ آور نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس نے ۱۹۸۴ء میں پاکستان میں ٹریننگ حاصل کی تھی اور تین مہینے پہلے وہ بھارت میں داخل ہوا تھا۔ اسی طرح روزنامہ ٹائمز آف انڈیا، نے بھی یہ خبر دی ہے اور اسے آل انڈیا ریڈیو سے بھی نشر کیا گیا ہے کہ دو اکتوبر کو راجیو پر قاتلانہ حملہ کے واقعہ سے ۲۴ گھنٹے پہلے ہی کراچی میں اخباروں اور خبر رساں ایجنسیوں کے دفتروں میں ٹیلی فون کے ذریعے یہ پوچھا جا رہا تھا کہ کیا بھارتی وزیر اعظم پر کوئی قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ اخبار کے مطابق اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان میں

اس حملے کی پہلے ہی اطلاع موجود تھی ۔ بھارتی ذرائع ابلاغ کے اس پروپیگنڈے اور حملہ آور کرم جیت کے اس بیان سے حکومت کے ان اعلانات کی تردید ہوتی ہے جو اس ایوان کے فلور پر کئے گئے ہیں، اگر یہ بیانات صحیح ہیں تو ان کے نتیجے میں واضح ہوتا ہے کہ ایوان کو حکومت کی طرف سے اندھیرے میں رکھا گیا ہے۔ جس سے ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے لہٰذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اس صورتحال پر غور کیا جائے۔

جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ مسئلہ زیر بحث کے دو پہلو ہیں اور دونوں ہی پہلوؤں سے میری یہ تحریک اس ایوان میں ایڈمٹ ہونے کے قابل ہے۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ پچھلے ایک خاصے عرصے سے ہماری حکومت یہ یقین دہانیاں کراتی چلی آرہی ہے کہ بھارت کے ساتھ اس کے تعلقات بے حد خوشگوار ہو گئے ہیں۔ بھارتی وزیراعظم پاکستان تشریف لانے والے ہیں اور ایٹمی تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ ہو گیا ہے، بڑے بڑے لوگ بڑی امیدیں لے کر بھارت کی سرزمین پر گئے اور واپس آکر انہوں نے قوم کو بڑے بڑے مژدہ ہائے جان افزاء سنائے لیکن تھوڑے ہی عرصے میں جو واقعات ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارے اعلانات یا تو خوش فہمی پر مبنی تھے یا ان کے ذریعے سے قوم کے سامنے صحیح حقیقت حال نہیں رکھی گئی اور اس ایوان میں جو اعلانات کئے گئے وہ حقیقت کے مطابق نہیں تھے، یہ انداز میں مسلسل اس ایوان میں بھی کہتا رہا ہوں کہ ہمارے قومی وقار، ہماری ملی خودی اور ہماری اجتماعی انا کے خلاف ہے' یہ صورت بھی اگر ہے جو ان تازہ ترین اعلانات سے سامنے آئی ہے اور بھارت کے الزامات کے نتیجے میں سامنے آئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت نے اب تک جو کچھ ہمیں بتایا تھا وہ غلط تھا اور اس نے ایوان کو اس ضمن میں اندھیرے میں رکھا ہے۔ اس پہلو سے بھی یہ تحریک اس قابل ہے کہ اس پر غور کیا جائے۔

دوسرا پہلو اس کا جناب چیئرمین یہ ہے کہ اگر یہ صحیح ہے کہ ہم اب اس انتہا پر آ گئے ہیں۔ دوسری انتہا سے شفٹ کر کے کہ کہاں تو ہم بالکل بلبے میں لیٹے ہوئے تھے اور ہم اپنے قومی وقار کو بھی ملحوظ خاطر نہیں رکھ رہے تھے اور بھارت کے ساتھ ہم نے جس انداز سے رویہ اختیار کیا ہوا تھا وہ ہماری غیرت کے منافی تھا کہاں اب یہ کہ ہم یہاں سے تخریب کار

[Maulana Kausar Niazi]

بھیجنے لگ پڑے ہیں اور جو لوگ وزیر اعظم بھارت پر حملہ کر رہے ہیں وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ ہمیں پاکستان نے ٹریننگ دے کر بھیجا ہے۔ اگر یہ انتہا صحیح ہے تب بھی یہ اس ایوان میں ہونے والے ان اعلانات کے خلاف ہے کہ جن میں ہمیں یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ حکومت اس طرح کا کوئی اقدام نہیں کر رہی ہے۔ اگر ان اعلانات سے بھارتی حکومت در پردہ پاکستان پر حملہ کرنے کے لئے زمین ہموار کر رہی ہے تب بھی یہ صورت ایسی ہے کہ اس کا نوٹس اس ایوان کو لینا چاہیئے اور ہماری حکومت کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہیئے۔ تو دونوں پہلوؤں سے جناب چیئرمین! یہ تحریک اس قابل ہے کہ اس پر اس ایوان میں غور کیا جائے اور بھارت کے ضمن میں ہم نے جو اب تک پالیسی روا رکھی ہے اس پر اس ایوان میں سیر حاصل بحث ہو، شکریہ۔

Mr. Zain Noorani: Sir, I oppose the privilege motion as being not in accordance with the rules. Sir, if I may be permitted to say without offending the feelings of the honourable Senator, privilege motions once upon a time were something very serious and were treated as such but it seems of late privilege motions have become something like a football which is thrown from one corner of the field to another corner without being aware as to what is the privilege which has been infringed. Now, in this case, where is the privilege which has been infringed. It has been said that the Minister for Foreign Affaris made a statement in this House that we do not train terrorists and we do not interefere in the internal affairs of any other country. First of all I presume that it refers to a statement of this nature made by me who is only a humble Minister of State for Foreign Affairs and not the Minister for Foreign Affairs, but what I said then I stick to it today. It is the policy of the Government of Pakistan not to encourage terrorism, not to harbour any terrorists and not to interfere in the affairs of another country. I said it then, I repeat it now. It is also the policy of this Government to keep the elected members of both the Houses of the Parliament fully informed of its policies and its actions. Pakistan not only does not encourage terrorism but Pakistan has on various occassions in International forums as well as regional forums been in the forefront to formulate a joint effort to counteract terrorism so much so that even in a recent SAARC meeting, it was Pakistan alongwith the other members of SAARC who tried to formulate a combined move to at least counteract terrorism within the seven countries and you will be

surprised to know that at this meeting held only last month, it was the country for whom the honourable Senator today is holding brief that sabotaged that move. In the SAARC Summit held last year, it was the President of Pakistan who moved that the SAARC should set up a machinery for joining together with one another in counteracting terrorism. Now Sir, it is one of the basic principles to qualify for a privilege motion that a privilege motion must be based on facts. It can not be based on the report of the BBC and the All India Radio.

Till this moment whatever is being claimed to have been said over these radios has not formally been conveyed to the Government of Pakistan by the Government of India. When and if this is conveyed, we shall certainly make our official position as explained by me over here known to the Government of India.

As far as the unfortunate attack on the Indian Prime Minister is concerned, it is shrouded in a lot of mysteries and it will require, I am sure some time before the full facts can come out. How with a Security Force of 1500 people, a person would even think of going to attack the Prime Minister with a gun which could not fire more than 25 yards? How the entire Security Force could not find out where the firing was coming from and it was left to the person attacked, the Indian Prime Minister to point out the correct directon from where the firing was coming. So there are a lot of mysteries which will get unravelled in course of time but for either the BBC or the All India Radio or any one else to try and involve Pakistan in a matter with which we have absolutely no concern is something deplorable.

I assure and as far as my knowldge goes what is being claimed is that the culprit, the alleged assassin, the alleged person who made an attempt to fire at the Indian Prime Minister, has said that he has been to Pakistan in 1984. What the honourable Senator has said even the BBC has not claimed this, even the All India Radio to my knowledge has not claimed it. That he has said that he was trained over here, he has said he had come over here. Whether it is true or not is a different matter and that he claims the three months back he went back and found that one of his very close and dear friends or relations had been killed by the Indian authorities there and then he made up his mind to attack the Prime Minister of India. Where does

[Mr. Zain Noorani]

Pakistan come into it? So, it would be advisable if people believed the statements made by honourable Ministers in this House rather than accepting as gospet every word that is uttered by BBC or by the All India Radio.

Now Sir, as far as the rules of admissibility are concerned I do not think there is any part of Rule 59 under which this privilege motion could be accepted as admissible. I thank you Sir.

جناب قائمقام چیئرمین: مولانا کوثر نیازی صاحب کچھ فرمانا چاہیں گے؟

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں اپنے محترم دوست جناب زین نورانی کا احترام کرتا ہوں وہ بڑے مشاق پارلیمنٹرین ہیں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے دوران گفتگو بعض ایسی باتیں کہی ہیں جو نامناسب اور بے محل ہیں ان کا یہ کہنا کہ کسی زمانہ میں پریولج موشن بہت اہم موضوعات پر پیش ہوا کرتی تھیں جب وہ ممبر ہوتے تھے، تو میں نہیں سمجھتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اہم اور حساس قومی مسئلہ ہو سکتا ہے کہ جس پر میں نے وزیر محترم کو اظہار خیال کا ایک موقع فراہم کیا۔ جناب چیئرمین! آپ جان سکتے ہیں کہ موجودہ قواعد کا سکوپ کتنا تنگ ہے اور اس میں کسی اہم بات کو اٹھانے کے لئے ہم پر کیا کیا حدود اور قیود عائد ہیں۔ بسا اوقات ان کو ان چینلز میں لانے کے لئے ہمیں مہینوں انتظار کرنا پڑتا ہے اور وقت پھر ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ گورنمنٹ بینچوں سے جا و بیجا، وقت بے وقت غلط صحیح بیانات دیئے جاتے رہے ان کو ایسے مسائل کا نوٹس لینا چاہیئے کہ جو انٹرنیشنل فورم پر اہمیت رکھتے ہیں اور اگر انہیں اس بات کی اطلاع ملی ہے اگر وہ آج کے اخبارات بدقسمتی سے نہیں پڑھ سکے، میں یہ تو نہیں کہتا کہ وہ نہیں پڑھتے۔ لیکن آج اگر وہ نہیں پڑھ سکے تو میں ان سے کہوں گا کہ وہ "ڈان"، پڑھیں جس میں واضح طور پر یہ سٹیٹمنٹ اس حملہ آور کا چھپا ہے کہ وہ پاکستان سے trained تھا۔ وہ آج کا روزنامہ "جنگ" لاہور پڑھیں انہیں معلوم ہوگا کہ کیا آل انڈیا ریڈیو نے براڈکاسٹ کیا ہے؟ اگر بی بی سی اور دوسرے عالمی ذرائع ابلاغ نے ابھی تک اس کو comment نہیں کیا تو وہ آج رات سن لیں گے یا کل صبح سن لیں گے اگر ان کے پاس اتنا وقت ہے اور اتنی وہ ان معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ uncalled for تھا کہ وہ یہ فرماتے کہ اہم مسئلہ نہیں تھا پریولج کے

لیے کہ جس کو میں نے یہاں اٹھایا ہے۔ میں نے جان بوجھ کر اس کو پریولیج بنا کر اسی لئے پیش کیا تا کہ وزیر صاحب اس پر اولین فرصت میں بیان جاری کریں اور دنیا بھر میں جو غلط فہمیاں اس صورتحال کے بارے میں پاکستان میں پیدا ہو رہی ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ

ع اے شیخ گفتگو تو شریفانہ چاہیئے۔

ان جیسے بزرگ پارلیمنٹرین سے میں یہ توقع نہیں رکھتا کہ وہ یہ فرمائیں کہ the country from whom the member holds a briefing. وہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے بھارتی حکومت نے بریف کیا ہے۔ کیا میں اس سے بریفنگ لے کر یہاں آیا ہوں۔ جس حد تک یہ حضرات جو گورنمنٹ بینچز پر بیٹھے ہیں یہ محبِ وطن ہیں اس سے خدا کے فضل و کرم سے کہیں زیادہ ہم محبِ وطن ہیں جنہوں نے آج تک بھارت کے ضمن میں کبھی کسی اصول پر compromise نہیں کیا۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ وہ بات کرتے وقت ازراہِ کرم احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اور پھر میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ جس categorical انداز میں ان سے اس مسئلے پر تردید کی مجھے توقع تھی۔ انہوں نے جواباً پھُس پھُسا انداز اختیار کیا۔ اس لئے شاید کہ ان کے office نے ان کو لکھا ہوا بریف نہیں دیا تھا۔ میں ان جیسے پارلیمنٹرین سے اس انداز سے تردید کی توقع نہیں رکھتا تھا۔ انہیں forcefully کہنا چاہیئے تھا کہ یہ بیان بکواس ہے کرنجیت یہاں ٹرینڈ ہوا۔ انہیں یہ کہنا چاہیئے تھا کہ ہرگز ہرگز وہ یہاں سے سرحد پار کر کے نہیں گیا۔ انہیں یہ کہنا چاہیئے تھا کہ یہ بالکل غلط ہے کہ کراچی میں پہلے فون کئے گئے اس واقعہ سے، تا کہ یہ بات ذرائع ابلاغ پر آتی، یہاں سے بھی نشر ہوتی اور دنیا کے ذرائع ابلاغ سے بھی نشر ہوتی، میں نے اس مقصد کے لئے یہ جھک ماری تھی کہ ان کو یہ موقع فراہم کروں کہ وہ اس مسئلے پر اظہار خیال کریں۔ کیا انہیں اندازہ نہیں ہے کہ اس کے کیا اثرات اور مضمرات ہو سکتے ہیں۔ بھارت یہ کھیل کیوں کھیل رہا ہے؟ کیوں پاکستان کو involve کر رہا ہے اور کیا ہمارے اوپر اس کے نتائج رونما ہونے والے ہیں کل ان حضرات کی بے تدبیریوں کی وجہ سے، معاف کیجئے میں کہوں گا جو بھارت کے ساتھ یہ

[Maulana Kausar Niazi]

ہنی مون کرتے رہے ہیں۔ مسلسل قوم کو خواب غفلت میں مبتلا کرتے رہے ہیں کل اگر کوئی پاکستان پہ بُرا دن آیا تو کون اس کا ذمہ دار ہوگا۔ اس لئے جناب چیئرمین! میں یہ چاہوں گا کہ میرے دوست ایڈمسبلٹا اور ان بحثوں میں پڑنے کی بجائے اگر اس فورم کو استعمال کرتے ہوئے دنیا بھر میں پھیلائی جانے والی انڈیا کی طرف سے غلط فہمیوں کا کوئی تدارک کرنا چاہتے ہیں تو کوئی forceful contradiction یہاں کریں تاکہ اس کے نتیجے میں پاکستان کا موقف دنیا کے سامنے آسکے، ورنہ میں جانتا ہوں کہ اس ضمن میں جہاں تک رولز کا تعلق ہے میں کسی sound footing پر نہیں ہوں۔ لیکن میں نے یہاں یہ تحریک اس لئے پیش کی تھی تاکہ حکومت اس سے فائدہ اٹھا سکے لیکن افسوس کہ انہوں نے اس کو دوسرا رنگ دے کہ مجھ پہ ہی الزامات کی بوچھاڑ کر دی۔

جناب قائمقام چیئرمین: شکریہ۔ جناب زین نورانی صاحب۔

Mr. Zain Noorani: Sir, in the first instance, I would like, if I have hurt the feelings of the honourable Senator, I would feel no hesitation in offering my sincere apologies for the same. I have not doubted the honourable Senator's patriotism. Probably, he may be even more patriotic than me. As far as the rest of it is concerned whatever he has said I can only say 'braveo'. I have, in my statement, categorically said and you can check up the record, that Pakistan is neither involved in this incident nor in any form of terrorism. Neither we train any sikh terrorist nor any type of terrorist that the person who is claiming to have been trained over here, has not been trained over here.

I further added and which I still stick to is that tomorrow perhaps we may get a note from the Government of India or a protest from the Government of India. But, as at the moment, even the Government of India has not conveyed this officially to the Government of Pakistan, and this is a statement of fact.

Now, how seriously, we should take what All-India Radio, or BBC have said to be correct, is a different matter. Now these confessions and his contentions for the information of the worthy Senators, probably, it will be interesting to note that sometime back as many as 42 Indian Officers who were Indian Military Officers were suddenly taken into custody and kept under interrogation for

months together on the grounds and on the allegations that they were Pakistani spies. After sometime, and after having remained for months together in the custody one by one their confessions were flouted before the public. But more than half of them who got the opportunity to go to the superior courts in that very country got reinstated, because even the superior courts there held that confessions of this nature obtained while in the custody of the Intelligence Agencies or of the Police cannot have much value. As far as this is concerned, I do not think I can be more emphatic than when I say that in this incident of attack on the Indian Prime Minister, Pakistan has no hand; Pakistan does not have any training camp for training Sikh guerillas or terrorists and Pakistan does not have any intention of either training not only Sikh terrorists but terrorists belonging to any country whatsoever because we believe in living in peace and wanting others to live in peace. As far as the attack on the Indian Prime Minister is concerned, the Government of Pakistan as well as the people of Pakistan sympathize with him, and with the people of India, and we feel that it is a sad day when such attempts are made on leaders, elected leaders of various countries. I thank you, Sir.

جناب قائمقام چیئرمین : جی مولانا کوثر نیازی صاحب !

مولانا کوثر نیازی : وزیر صاحب کی اس وضاحت کے بعد میں اپنی تحریک پر اصرار نہیں کرتا۔

جناب قائمقام چیئرمین : شکریہ۔ ناٹ پریسیڈ۔ مولانا نے اجلاس شروع ہوتے ہی پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا تو اس بارے میں عرض ہے کہ آج دو صوبوں کے حضرات کے لئے پرائم منسٹر صاحب کا کھانا ہے۔

مولانا کوثر نیازی : پوائنٹ آف آرڈر سر۔ آپ نے پچھلے سیشن میں یہ وعدہ کیا تھا کہ اگلے اجلاس میں میری تحریک التوا آپ پہلے لیں گے۔ اس وعدے کا کیا ہوا ؟

جناب قائمقام چیئرمین : وہ وعدہ اب بھی سٹینڈ کرتا ہے۔ ابھی اجلاس چل رہا ہے۔ وہ انشاءاللہ میرا آپ کے ساتھ وعدہ ہے۔ جی قاضی صاحب۔

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا !

در مجلس کہ یاران شرب مدام کردند

چون نوبت بما رسید آتش بجام کردند

[Qazi Abdul Latif]

جب ہماری باری آئی تو پھر اجلاس ہی ملتوی کر دیا گیا۔

جناب قائمقام چیئرمین : یہ بات بالکل نہیں ہے۔ آپ ہی کی نہیں بلکہ تمام سینیٹر حضرات کی دلی خواہش ہے، جس کی طرف آپ کا اشارہ ہے، اور اس پر میرا خیال ہے کہ جو بقایا دن ہیں اسی اہم بل پر ہی صرف ہوں گے۔ نوے (۹۰) دن ہمیں پورے کرنے ہیں۔ اجلاس بروز سوموار مورخہ ۶ را کتوبر ۱۹۸۶ ء بوقت شام پانچ بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

[*The House adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Monday, October 6, 1986*].

PCPPI—3141(86)/Senate—27-9-1988—300.